بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ مِنْ رَّبِّ الْکَرِیْمِ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے — یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

جلد ۳۳/۶۸ | ۲ شعبان ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۸ احسان ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۸ جون ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۴۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ احسان (جون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیرو عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر بڑھ جانے کی وجہ سے گزشتہ رات سے پھر زیادہ ناساز ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد رفیق قریشی ایم۔ایس سی، ریسرچ آفیسر واپڈا بعارضہ ٹائیفائڈ بخار بیمار ہیں۔ اب بخار تو اُتر گیا ہے مگر کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ مورخہ ۲۶/۶/۷۹ کو انہیں جنرل ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا ہے خون کی تین بوتلیں لگ چکی ہیں مگر تا حال کمزوری کافی ہے۔ احباب جماعت دردِ دل سے عزیزم کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد رشید قریشی لاہور۔ ابن قریشی محمد نذیر صاحب فاضل مرحوم)

فضلِ عمرؓ درس القرآن کلاس کی تاریخوں میں تبدیلی

ضروری اعلان برائے توجہ امراء و صدر صاحبان

فضل عمرؓ درس القرآن کلاس جو ۲۸ جولائی تا ۱۳ اگست ۱۹۷۹ء مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہی تھی اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ۸ جولائی تا ۲۳ جولائی ۱۹۷۹ء منعقد ہو گی۔ امراء و صدران کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس کے مطابق طلبہ و طالبات کو تیار کر کے مرکزِ سلسلہ میں بھجوائیں۔

طالبات کے ہمراہ نگران ہونا لازمی ہے۔ طلبہ کا قیام حسب سابق ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں اور طالبات کا قیام دفتر لجنہ میں ہوگا۔

(فضل الٰہی انوری)

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

(تعلیم القرآن)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام،

دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے علومِ جدیدہ حاصل کرو

لیکن اسلام کو ان علوم کے تابع کرنے کی بے سود کوشش نہ کرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

(۱) وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔ (طٰہٰ آیت ۱۱۵)

ترجمہ:- اور کہتا رہ کہ اے میرے رب! میرا علم بڑھا۔

(۲) یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط (مجادلہ آیت ۱۲)

ترجمہ:- اللہ ان کو جو مومن ہیں اور علم حقیقی رکھنے والے ہیں درجات میں بڑھائے گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ ۔

ترجمہ:- علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے تمہیں چین (کے کناروں) تک جانا پڑے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"میں اُن مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ اُن کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کیلئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے مگر وہ سچا فلسفہ ان کو نہیں ملا جو الہام الٰہی سے پیدا ہوتا ہے، جو قرآن کریم میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ ..... پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جد و جہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقع نہ ملا اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دُور جا پڑے۔ اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے اُلٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۸-۶۹)

پبلشر:- مسعود احمد ۔ پرنٹر:- سید عبدالحی ۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ **الفضل** ربوہ
۲ر شعبان ۱۳۹۹ھ
۲۸ر احسان ۱۳۵۸ہش
۲۸ر جون ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماموریِن الٰہی کی صداقت کی ایک زبردست دلیل

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ایک امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کا کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں گزرا کہ جس کو اُس کی قوم نے ابتداء ہی میں قبول کر لیا ہو بلکہ ہر قوم اپنی طرف مبعوث کردہ مامور من اللہ کی مخالفت کرتی اور اس کے ساتھ تمسخر و استہزاء کا سلوک کرتی رہی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ ۚ مَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ ۝ (یٰسٓ آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ ہائے افسوس! (انکار کی طرف مائل) بندوں پر کہ جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

اس آیت میں قابلِ غور امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر پر افسوس کا اظہار نہیں کیا کہ اُس کے مبعوث کردہ رسول کو لوگوں کی مخالفت، ایذاء رسانیوں اور تمسخر و استہزاء اور حقارت کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ یہ امر تو ہر مامور من اللہ کی صداقت کا ایک نشان ہوتا ہے وہ اس پر کیسے افسوس کا اظہار کر سکتا ہے۔ افسوس تو اُس نے ان بندوں پر کیا ہے جو اپنی عاقبت نا اندیشی کی وجہ سے تمسخر و استہزاء کا طریق اختیار کر کے اور ظلم پر کمر باندھ کر ایک بُرے اور عبرتناک انجام کو دعوت دے رہے ہوتے ہیں۔ مامور من اللہ نے تو بہرحال غالب آنا ہوتا ہی ہے کیونکہ مخالفینِ حق کتنا ہی ظلم کیوں نہ کریں اور کتنا ہی تمسخر و استہزاء کا سلوک کیوں نہ روا رکھیں صداقت اُس کے ذریعہ بالآخر پھیل کر رہتی ہے۔ ہاں ظلم ڈھانے اور تمسخر و استہزاء کا سلوک کرنیوالے کیفرِ کردار کو پہنچے بغیر نہیں رہتے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اَور جگہ فرمایا ہے کہ اگر مامور من اللہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے اور اُس کے ساتھ تمسخر و استہزاء کرنے اور ظلم ڈھانے والے اپنے سے پہلے ماموریِن الٰہی کے مخالفین کے انجام پر غور کر کے اس سے سبق حاصل کریں تو وہ تمسخر و استہزاء اور ہنسی مذاق کو بھول کر دور و کر خدا سے اپنے کرتوتوں کی معافی طلب کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ بجائے رونے اور گڑگڑانے کے وہ ہنستے اور بغلیں بجاتے ہیں۔ ان کی اس عاقبت نا اندیشی پر ہی اللہ تعالیٰ نے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ جب خاتم الرسل، افضل الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے معدودے چند صحابہؓ کو کفارِ مکہ نے تمسخر و استہزاء کا نشانہ بنایا اور ان پر انسانیت سوز مظالم ڈھا کر بغلیں بجانے میں کوئی عار محسوس نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی اِس حالت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے انہیں سابقہ نافرمان قوموں کا انجام یاد دلایا اور کہا تم اپنی ان انسانیت سوز حرکتوں پر نادم ہونے کی بجائے ہنستے اور خوش ہوتے ہو حالانکہ تمہیں اپنے انجام کا تصوّر کر کے رونا چاہیئے اور اپنے کرتوتوں پر آنسو بہانے چاہئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَاَنَّهٗۤ اَھْلَكَ عَادَا نِ الْاُوْلٰی ۝ وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰی ۝ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّھُمْ کَانُوْا ھُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰی ۝ وَالْمُؤْتَفِکَةَ اَھْوٰی ۝ فَغَشّٰھَا مَا غَشّٰی ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰی ۝ ھٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی ۝ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۝ لَیْسَ لَھَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کَاشِفَةٌ ۝ اَفَمِنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَکُوْنَ وَلَا تَبْکُوْنَ ۝ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝ (النّجم آیات ۵۱ تا ۶۳)

ترجمہ:۔ اور اُسی (یعنی خدا) نے سب سے پہلی عاد قوم کو ہلاک کیا تھا اور ان کے بعد ثمود کو بھی (جو عاد ہی کی قوم کا ایک حصّہ تھے) اور (عذاب نے) ان کا کچھ نہیں چھوڑا تھا اور ان سے پہلے نوح کی قوم کو بھی (ہلاک کیا تھا) اور وہ بڑا ظلم کرتے تھے اور بڑے سرکش تھے۔ اور اُلٹائی ہوئی بستیوں کو بھی اُس نے اُوپر سے نیچے گرایا تھا، پھر ان کو اس چیز نے ڈھانک لیا تھا جو ایسے موقعوں پر ڈھانک لیا کرتی ہے۔ پس تُو اپنے ربّ کی نعمتوں میں سے کس کس نعمت پر شک کرے گا۔ یہ ہمارا رسول بھی پہلے رسولوں کی طرز کا ایک رسول ہے۔ (اس قوم کے فیصلے کی) ساعت قریب آگئی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی (ہستی بھی) اس کو ٹلا نہیں سکتی۔ کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو؟ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔ اور تم حیران کھڑے ہو۔ (سو اُٹھو) اور اللہ کے آگے سجدہ کرو اور اس کی عبادت کرو۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکّہ کو گزشتہ نافرمان قوموں کا (جو ماموریِن الٰہی کے ساتھ تمسخر و استہزاء اور حقارت سے پیش آتی تھیں) انجام یاد دلا کر انہیں توجہ دلائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور آپؐ کے ساتھ حقارت اور استہزاء کا سلوک انہیں بہت مہنگا پڑے گا کیونکہ ان کا بھی اگر وہ باز نہ آئے وہی حشر ہو گا جو انبیاءِ ماسبق کے مخالفوں اور استہزاء کرنے والوں کا ہوا تھا، اس لئے اگر وہ عقل اور سمجھ بوجھ سے کام لیں تو یہ ان کے لئے ہنسی کا نہیں بلکہ رونے کا مقام ہے۔ چنانچہ جب کفارِ مکّہ اپنی روش سے باز نہ آئے تو جنگِ بدر میں صنادیدِ قریش کے ہلاک ہونے کی وجہ سے مسلمانوں پر ہنسنے اور سیٹیاں بجانے والے قریشِ مکّہ کے گھروں میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ اِسی لئے خدا تعالیٰ نے انہیں خبردار کیا تھا کہ وَتَضْحَکُوْنَ وَلَا تَبْکُوْنَ یعنی تم ہنستے ہو اور روتے نہیں۔ اِس میں یہ اشارہ مضمر تھا کہ وہ وقت آنے والا ہے جب تم ہنسنا بھول جاؤ گے اور اس کی بجائے تمہارے مونہوں سے آہ و شیون کی صدا بلند ہو گی۔ اِس انجام سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر خدا تعالیٰ کی جناب میں جھکنے اور اُس کی فرمانبرداری اختیار کرنے کی تلقین فرمائی اِسی لئے فرمایا فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا۔ لیکن وہ اپنی ستم رانیوں اور تمسخر و استہزاء سے باز نہ آئے اور خود اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا کہ خدا تعالیٰ کا فرمان یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ ایک بہت بڑی صداقت پر مبنی ہے اور یہ کہ مخالفینؔ کی طرف سے تمسخر و استہزاء کا سلوک، ماموریِن الٰہی کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔

امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ اِس دلیلِ صداقت کا بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"مخالفت ہمیشہ راستبازوں کی ہوتی ہے جھوٹوں کی کوئی مخالفت نہیں کرتا بلکہ لوگ ان کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ اور یہ سُنّت اللہ ہے ہر نبی کے زمانہ میں کوئی نہ کوئی جھوٹا مدعی بھی ضرور پیدا ہوتا ہے۔ حضرت عیسٰیؑ کے زمانہ میں بھی دو اَور شخصوں نے مسیح ہونے کا دعوٰی کیا تھا مگر یہودیوں نے ان دونوں کی کچھ مخالفت نہ کی اور نہ ان کو کچھ ستایا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے پیچھے پڑ گئے اور ان کو دُکھ دیا اور مقدمہ بنایا اور سخت مخالفت کی اور بالآخر صلیب پر چڑھا کر چھوڑا۔

ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب نے نبوّت کا دعوٰی کیا تو کفارِ عرب نے ہرگز اس کی مخالفت نہ کی۔ نہ اس کو ستایا نہ دُکھ دیا بلکہ کئی لاکھ آدمی اس کے ساتھ ہو گئے۔ برخلاف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت سے سخت تکلیفیں دیں اور شہر سے نکال دیا، قتل کے منصوبے باندھے اور ہر طرح کی ایذا کے درپے رہے۔ یہی ہمیشہ سے سُنّت اللہ جاری ہے کہ سچے کے ساتھ ایک دو جھوٹے مدعی بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ سچّا باوجود سخت مخالفتوں کے کامیاب ہو جاتا ہے اور جھوٹا باوجود اس کے کہ اس کی کوئی مخالفت نہیں ہوتی ناکام اور نامراد مرتا ہے۔"

(ارشادات یکم ستمبر ۱۹۰۶ء بحوالہ ملفوظات جلد نہم صفحہ ۵۶)

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان میں تبلیغ اسلام

مختلف ذرائع ابلاغ سے اسلامی تعلیمات کی اشاعت

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ جاپان)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کو ساری دنیا میں نہایت منظم طور پر تبلیغ اسلام کی سعادت کا منفرد اعزاز حاصل ہے۔ جاپان میں مشن کے قیام کو ابھی بہت لمبا عرصہ نہیں ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے میسر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اشاعت اسلام کی پوری پوری جدوجہد کی جاتی ہے۔ اس مبارک جدوجہد کے چند پہلوؤں کی کسی قدر تفصیل دعا کی غرض سے یہاں پیش کی جاتی ہے۔

اس زمانہ میں نشر و اشاعت کو تبلیغ کے سلسلہ میں بہت نمایاں حیثیت اور اہمیت حاصل ہے۔ جاپانی زبان میں اسلام کے بارہ میں کچھ لٹریچر تیار ہو چکا ہے۔ جس کی تقسیم کا باقاعدہ اہتمام کیا جاتا ہے۔ کسی سٹیشن کے پاس یا کسی اور مقام پر لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے بہت سے جاپانیوں سے گفتگو کا موقعہ مل جاتا ہے۔ بعض اوقات تو یہ بات چیت کئی کئی گھنٹے جاری رہتی ہے۔ اور انہی میں سے بعض ایسے جاپانیوں سے مستقل رابطہ کی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو کسی نہ کسی حد تک مذہب یا اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔

لٹریچر کی تقسیم کے علاوہ خاکسار کی یہ کوشش رہتی ہے کہ اخبارات و رسائل کے ذریعہ بھی اسلام کے پیغام کی اشاعت ہوتی رہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک بہت عمدہ موقعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دسمبر ۱۹۷۸ء میں عطا فرمایا۔ اس کی تقریب اس طرح پیدا ہوئی۔ کہ خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو جو حیات آخرت کی تفاصیل پر مشتمل ہیں جمع کر کے ایک مضمون کی شکل میں ترتیب دیا۔ اور جاپان میں بدھ مذہب کے ایک رسالہ DHRAMA WORLD میں اشاعت کے لئے بھجوا دیا۔ یہ رسالہ بدھ مذہب کے ایک مشہور فرقہ RISSHO KOSEIKAI کی طرف سے بہت خوبصورت انداز میں ماہوار شائع ہوتا ہے۔ اور نہ صرف جاپان کے مذہبی اور علمی حلقوں میں کثرت سے پڑھا جاتا ہے بلکہ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی بڑی کثرت سے بھجوایا جاتا ہے۔ مضمون بھجوانے کے چند ہفتوں کے اندر اندر ان کی طرف سے جواب ملا کہ مضمون مل گیا ہے۔ اور ہم بے حد ممنون ہیں کہ آپ نے ایسا مفید مضمون اشاعت کے لئے بھجوایا ہے۔ ہم بہت جلد اس کو شائع کر رہے ہیں۔ مضمون کے ساتھ اشاعت کے لئے ایک عدد تصویر اور مختصر تعارف بھی بھجوا دیں جو خاکسار نے انکو بھجوا دیا۔

چنانچہ دسمبر ۱۹۷۸ء کے شمارہ میں خاکسار کا یہ مضمون "حیات آخرت کے بارہ میں اسلامی نظریہ Islamic Concept of Life After Death" کے عنوان سے مذکورہ بالا رسالہ میں بڑے اہتمام سے شائع کیا گیا۔ مضمون کے ساتھ تصویر اور مختصر تعارف بھی شامل تھا۔ اور اس مضمون کو حصہ مضامین میں سب سے پہلے جگہ دی گئی۔ مضمون اس رسالہ کے پانچ صفحات پر پھیلا ہوا تھا۔

خاکسار یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ اس سارے مضمون میں میرے اپنے لکھے ہوئے الفاظ چند سطور سے زیادہ نہ تھے۔ باقی سارے کا سارا مضمون سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت الفاظ پر مشتمل تھا۔ اور یہی امر میرے لئے سب سے زیادہ خوشی کا موجب ہے کہ مسیح پاک علیہ السلام کے بابرکت اور پر تاثیر کلمات براہ راست جاپانیوں تک پہنچنے کی ایک صورت اللہ تعالیٰ نے مہیا فرما دی۔ جو تاثیر اور برکت حضور کے الفاظ میں ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی مجھ جیسے ہیچمدان کے الفاظ میں تصور نہیں کی جا سکتی۔ اس سے زیادہ بہتر اور کیا صورت ہو سکتی ہے۔ کہ امام وقت کے ارشادات انہیں کے مبارک الفاظ میں من و عن متلاشیان حق کے سامنے رکھ دیئے جائیں۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ جس نے یہ صورت میسر فرمائی۔

اور مزید خوشی کا پہلو یہ ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی خواہش بھی یہی تھی۔ کہ اسلام کا پیغام اس انداز میں جاپانیوں کو پیش کیا جائے جو حضور نے اختیار فرمایا ہے۔ چنانچہ جاپان میں اشاعت اسلام کے بارہ میں حضور نے ایک موقعہ پر فرمایا ہے۔

"میں دوسری کتابوں پر جو لوگ اسلام پر لکھ کر پیش کریں بھروسہ نہیں کرتا کیونکہ ان میں خود غلطیاں پڑی ہیں ان غلطیوں کو ساتھ رکھ کر اسلام کے مسائل جاپان یا دوسری قوموں کے سامنے پیش کرنا اسلام پر ہنسی کرانا ہے۔ اسلام وہی ہے جو ہم پیش کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۲۳)

سو الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کی تعمیل اس رنگ میں ہو گئی۔ کہ حیات آخرت کے بارے میں صحیح اسلامی تعلیمات، حضور کے بابرکت الفاظ میں اور حضور کے بیان فرمودہ پُر شوکت انداز میں اہل جاپان تک پہنچانے کی سعادت مل گئی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ سعادت بار بار اور بہتر سے بہتر انداز میں نصیب ہوتی رہے۔ آمین

اخبارات

اخبارات میں اسلام کا تذکرہ ہوتا رہتا ہے۔ اور بہت سی صورتوں میں محض لاعلمی کی وجہ سے غلط باتیں اسلام کی طرف منسوب کر دی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق ملتی رہتی ہے کہ جونہی کسی اخبار میں اسلام کے بارے میں کوئی غلط یا وضاحت طلب بات شائع ہوتی ہے مشن ہذا کی طرف سے وضاحتی خط بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح قارئین اخبار کو ساتھ کے ساتھ صحیح امور کی آگاہی ہوتی چلی جاتی ہے۔ گزشتہ تین چار ماہ میں اس سلسلہ کی مساعی کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۷۹ء کو جاپان کے ایک انگریزی اخبار The Mainichi Daily News میں عالم اسلام کی سیاسی بیداری کے بارہ میں ایک مضمون شائع ہوا۔ جس میں ایران، پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں حالیہ سیاسی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا گیا تھا۔ مضمون نگار نے سارے جائزہ کے آخر میں یہ سوال اٹھایا تھا کہ مختلف ممالک میں سیاسی پیشقدمی کس منزل پر منتج ہوگی۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مکرم ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب اور خاکسار نے اس اخبار کو خطوط لکھے جو یکم اور ۲ مارچ کے اخبار میں شائع ہو گئے۔ ہم نے ان خطوط میں بتایا کہ مضمون نگار نے سیاسی بیداری کا ذکر کیا ہے۔ جو ہمارے خیال میں روحانی بیداری کا پیش خیمہ بھی ثابت ہوگی اور ہم پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق یقین رکھتے ہیں کہ عنقریب دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا ہوگا اور اس کے آثار بڑے واضح طور پر افق عالم پر ہویدا ہو رہے ہیں۔

خاکسار نے اپنے خط میں مزید یہ بھی ذکر کیا کہ احمدیت جس محبت اور خلوص کے جذبہ سے ساری دنیا اور خصوصاً مغربی افریقہ میں بنی نوع انسان کی خدمت کر رہی ہے اس کے نتائج بہت امید افزا اور ایمان افروز ہیں۔ خاص طور پر اس بات کا تذکرہ اس وجہ سے کیا گیا۔ کہ مضمون نگار نے سیاسی طاقت کے بل پر اسلامی عروج کا تاثر دیا تھا۔ خاکسار نے بتایا کہ اسلام کا حقیقی اور پائیدار غلبہ تو دلوں کو فتح کرنے سے ظہور پذیر ہوگا۔ اور یہ تسخیر محبت اور پیار کی زبان سے ہی ہو سکتی ہے۔

مورخہ ۷ مارچ کو اسی اخبار میں ایران کے مذہبی راہنما آیت اللہ خمینی کا ایک بیان شائع ہوا۔ جس میں انکی طرف یہ بات منسوب کی گئی۔ کہ اسلام میں عورتوں کا درجہ مردوں سے زیادہ ہے۔ اس بارہ میں خاکسار کی اہلیہ قانتہ شاہدہ صاحبہ کا ایک مفصل خط ۱۸ مارچ ۱۹۷۹ء کے اخبار میں شائع ہوا۔ جس میں اس امر کی وضاحت کی گئی کہ اسلام میں عورت کا حقیقی مقام کیا ہے۔ مذکورہ بالا بیان کی غلطی کی نشاندہی کرنے کے بعد انہوں نے بتایا کہ اسلام نے روحانی اعتبار سے مرد و عورت کو برابر حیثیت، مقام ذمہ داری اور انعامات

سے نوازا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اسلام نے جسم انسانی کی ساخت کی بنیاد پر ہونے والے فرق اور اس سے پیدا ہونے والے نتائج کو مدِ نظر رکھتے ہوئے احکام و قوانین میں قدرے فرق رکھا ہے۔ اور یہ فرق ہر لحاظ سے مناسب اور معقول ہے۔ اس فرق کی بنا پر اسلام میں مرد و عورت کے دائرہ ہائے کار مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کے اندر ان کو برابری اور آزادی دی گئی ہے۔ انہوں نے مزید لکھا کہ اس اصولی مساوات سے باوجود مردوں کو ایک گونا برتری اور ذمہ واری کا منصب عطا کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے خط کے آخر میں پانچ قرآنی آیات کا ترجمہ درج کیا۔ جن سے عورتوں کے منصب و مقام اور ذمہ واریوں پر روشنی پڑتی تھی

اسی طرح ۴ مارچ ۱۹۷۹ء کو اسی اخبار MAINICHI DAILY NEWS میں ایک خبر کے ضمن میں یہ شائع ہوا کہ اسلامی قانون کے مطابق صرف اس صورت میں جانور کا گوشت کھایا جا سکتا ہے کہ اس کو کسی مسلمان نے ذبح کیا ہو۔ ذبح کرتے ہوئے اس کا منہ مکہ مکرمہ کی طرف کیا ہو۔ اور ذبح کے وقت دعا پڑھی ہو۔ خاکسار نے وضاحت کی غرض سے اخبار مذکور کو خط لکھا جو ۲۰ مارچ کے اخبار میں شائع ہوا خاکسار نے بتایا کہ جانور ذبح کرنیوالے کے لئے مسلمان ہونا اور جانور کا رخ مکہ کی طرف کرنا ذبیحہ کی لازمی شرائط نہیں ہیں۔ اگرچہ مسلمان کے ہاتھ کا ذبیحہ اولےٰ اور افضل ہوگا۔ ہاں اسلام نے جس بات کی تاکید کی ہے وہ یہ ہے کہ جانور ذبح کرتے وقت تکبیر کے مقررہ الفاظ پڑھے جانے چاہئیں۔ اگر یہ صورت موجود نہ ہو تو ذبح کیا جانے والا کھانا درست نہ ہوگا۔ اس وضاحت کے بعد خاکسار نے اسلام میں بیان کردہ حلت و حرمت کے بارہ میں تعلیمات بیان کیں۔ اور اس سلسلہ میں قرآن مجید کی آٹھ بنیادی آیات کا ترجمہ خط میں شامل کر دیا۔ الحمد للہ کہ یہ خط مکمل صورت میں شائع کر دیا گیا۔

اشاعت حق کا ایک موقعہ اس طرح پیدا ہوا کہ مورخہ ۹ مارچ کو اخبار مذکور میں CHOOSE BETWEEN ALLAH DESTRUCTION کے عنوان سے ایک مقالہ شائع ہوا جس میں یو پی آئی کے نمائندہ مقیم قاہرہ نے اسلامی تحریکات کے بارے میں بڑی سنگدلانہ تصویر قارئین کے سامنے پیش کی۔ مختلف ممالک میں اسلامی تحریکات کے سلسلہ میں بے جا سختی۔ اور غلط تنفیذ کی مثالیں دے کر اس نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ اسلام نہایت جبر و تشدد اور سختی کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ مضمون نظر سے گزرتے ہی خاکسار نے ایک مفصل خط لکھ کر اشاعت کے لئے بھجوا دیا۔ جو اخبار مذکور نے ۲۰ مارچ کی اشاعت میں شائع کر دیا۔

اس خط میں خاکسار نے لکھا کہ میں اس مضمون کے سلسلہ میں دو باتوں کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ لکھی گئی ہے کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ یہ بات درست نہیں اور اسلامی تعلیمات کے سراسر منافی ہے۔ خاکسار نے بتایا کہ اسلام آزادیٔ ضمیر کا علمبردار ہے۔ اور اسلام میں داخلہ کے لئے یا کسی کو اسلام میں رہنے کے لئے ہرگز مجبور نہیں کیا جاتا اسی آزادی کی وجہ سے اسلام میں مرتد کی کوئی دنیاوی سزا نہیں۔ اور مرتد کو قتل کرنے کا قرآن مجید میں کسی جگہ حکم نہیں دیا گیا۔ قرآنی آیات کے حوالہ سے بتایا کہ مرتد کے لئے قتل کی سزا کو اسلام سے منسوب کرنا سراسر باطل ہے۔ دوسری قابل تصحیح بات یہ ہے۔ کہ زانی کو رجم کرنے کے ذریعہ مارنے کی سزا قرآن مجید میں مذکور نہیں ہے۔ قرآن مجید نے اس کے لئے جو سزا تجویز کی ہے وہ سو کوڑوں کی ہے۔ اور لازمی طور پر مار دینا مقصود نہیں ہے۔ خط کے آخر میں خاکسار نے بتایا کہ اسلام میں شریعت کی بنیاد قرآن مجید اور احادیث نبویہ پر رکھی گئی ہے۔ احادیث نبویہ قرآن مجید کی بہترین تشریح ہیں۔ اور ان دونوں میں باہم تضاد نہیں

جاپان کے ایک دوسرے انگریزی اخبار THE DAILY YOMIURI میں بھی خاکسار کا ایک خط ON ISLAMIC LAW کے عنوان سے ۳۰ اپریل کو شائع ہوا۔ اس خط میں خاکسار نے اخبار مذکور کی ۱۹ مارچ کی اشاعت میں شائع شدہ ایک خبر کے حوالہ سے اس امر کی وضاحت کی کہ اسلام نے زانی کے لئے گولی یا رجم کے ذریعہ مار دینے کی سزا نہیں مقرر کی۔ بلکہ قرآن مجید میں اس کی جو سزا مذکور ہے۔ وہ سو درّوں کی ہے۔

چند دنوں کے بعد ۲۳ اپریل کو ایک اور انگریزی اخبار THE JAPAN TIMES میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں بتایا گیا کہ دنیا کے مختلف ایشیائی ممالک میں (جن میں سے بعض کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے) عورتوں کے ختنہ کی رسم پائی جاتی ہے۔ اور اس رسم کا اہتمام بہت تشدد اور سختی سے کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے عورتوں کی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔ اس موضوع پر خاکسار کی اہلیہ کا ایک خط بطور وضاحت اس اخبار میں ۳۰ اپریل کو شائع ہوا۔ جس میں بتایا گیا کہ اسلامی تعلیمات یا احکامات میں اس رسم کا کوئی ذکر نہیں پایا جا سکتا۔ اس کے باوجود بعض اسلامی ملکوں میں اس رسم کی موجودگی اور اس کا التزام بہت ہی افسوسناک امر ہے۔ اور ضرورت ہے کہ اس غیر اسلامی رسم کو ختم کروانے کے لئے مناسب اہتمام کیا جائے۔

ٹیلی ویژن

ٹیلی ویژن جاپان میں بہت کثرت سے دیکھا جاتا ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق جاپان کے ہر گھر میں ٹیلی ویژن موجود ہے ٹوکیو میں سات چینل پر پروگرام صبح چھ بجے سے رات بارہ بجے تک بلکہ بعض اوقات صبح کے اڑھائی بجے تک نشر ہوتے رہتے ہیں۔

۵ مئی ۱۹۷۹ء کو اتوار کے روز سوال و جواب کے ایک انعامی مشہور پروگرام ATTACK NIJUGO میں اسلام کے بارہ میں ایک سوال پوچھا گیا کہ اسلام کی مقدس کتاب جو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے اقوال کا مجموعہ ہے اس کا نام کیا ہے۔ جواب دینے والے نے قرآن کریم کا نام بتایا۔ اور اسے درست قرار دیا گیا۔ خاکسار نے اسی وقت ٹیلی ویژن کے دفتر والوں سے رابطہ کیا اور انہیں بتایا کہ جس انداز میں سوال کیا گیا ہے وہ سراسر غلط ہے۔ یہ کہنا ہرگز درست نہیں کہ قرآن مجید جو اسلام کی مقدس کتاب ہے وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال کا مجموعہ ہے۔ قرآن مجید تو شروع سے لے کر آخر تک اللہ تعالےٰ کا غیر محرف و غیر مبدل کلام ہے۔ اور اس میں رسول مقبولؐ کا فرمودہ ایک لفظ بھی شامل نہیں ہے۔

ٹوکیو کے دفتر والوں نے میری بات سنکر اس پروگرام کے انچارج کو جو OSAKA میں ہیں سب باتوں سے آگاہ کیا۔ چنانچہ دوسرے روز پروگرام کے انچارج صاحب نے اوساکا سے مجھے فون کیا۔ اور تفصیلی بات چیت ہوئی۔ خاکسار نے ایک بار پھر تفصیل سے ان کے سوال کی غلطی کی وضاحت کی۔ اور ان سے درخواست کی کہ وہ اس بارہ میں وضاحت اپنے اسی پروگرام میں نشر کریں۔ پروگرام کے ڈائریکٹر نے میری گزارشات سنکر کہا کہ واقعی ہم سے اس بات میں فروگذاشت ہوئی ہے اور اس کے لئے آپ سے بہت بہت معذرت چاہتے ہیں۔ اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہمارے پروگرام کو اس قدر توجہ سے دیکھا اور سنا اور پھر ہمیں اس غلطی سے آگاہ کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اس بارے میں ایک وضاحت اسی پروگرام میں نشر کرنے کو تیار ہیں۔ اسی وقت فون پر باہمی مشورے سے وضاحت کی عبارت کے الفاظ طے کر لئے گئے۔ اور انہوں نے کہا کہ چونکہ ہمارے پروگرام دو تین ہفتے قبل ہی VIDEO TAPE کر لئے جاتے ہیں۔ اس لئے ہم معذرت چاہتے ہیں کہ ہم یہ وضاحت آواز کے ذریعہ نشر نہ کر سکیں گے البتہ لکھے ہوئے الفاظ میں یہ وضاحت ٹیلی ویژن سکرین پر دکھا دی جائے گی خاکسار نے اس تجویز سے اتفاق کر لیا۔ بعض اوقات تحریری اعلان زبانی اعلان کی نسبت زیادہ جاذب نظر اور پُرکشش ثابت ہوتا ہے۔

چنانچہ ۲۰ مئی بروز اتوار دوپہر کو اس پروگرام کے درمیان ٹیلی ویژن والوں نے اپنی طرف سے وضاحت نشر کی۔ جو عبارت کی صورت میں لکھی ہوئی تھی۔ اور دو مفصل فقروں کی صورت میں ناظرین کو دکھائی گئی۔ اس وضاحتی نوٹ کی عبارت کا مفہوم اس قسم کا تھا کہ

> دو ہفتے قبل کے پروگرام میں قرآن مجید کو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا کلام بتایا گیا تھا۔ یہ درست نہیں۔ قرآن مجید سارے کا سارا اللہ تعالےٰ کا کلام ہے جو پیغمبر اسلام پر نازل ہوا۔ ہم اپنی غلطی پر دلی معذرت چاہتے ہیں اور یہ تصحیح نشر کرتے ہیں۔

یہ واقعہ بظاہر معمولی سا نظر آتا ہے اس ملک میں ٹیلی ویژن کی اہمیت کی وجہ سے بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اس وضاحتی اعلان کو ملک کے لاتعداد باشندوں نے دیکھا ہوگا۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان تک سچی بات پہنچانے اور ان کی غلط فہمی دور کرنے کا موقعہ مل گیا۔ اللہ تعالےٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ جب کبھی اور جہاں کہیں اسلام کے خلاف کوئی بات علم میں آتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے ادنےٰ خدام کو یہ سعادت اور توفیق ملتی ہے کہ وہ اسلام کی نمائندگی میں حق و صداقت کی آواز بلند کرتے اور پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی سعی کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی میں بہت برکت عطا کرے۔ اور شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے بہت بڑھ بڑھ کر خدمت دین متین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۶۵ سال پہلے ——— ۲۸ جون ۱۹۱۴ء

پہلی جنگ عظیم کا آغاز، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا ظہور

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے فروری ۱۹۰۵ء میں یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی کہ کچھ دیر بعد دنیا پر ایک بہت بڑی مصیبت آنے والی ہے۔ چنانچہ آپ کی پیشگوئی کے عین مطابق ۲۸ جون ۱۹۱۴ء کو جنگ عظیم اوّل چھڑ گئی جو کہ قریباً چار سال جاری رہی اور دنیا بھر میں یہ جنگ اپنی نوعیت کی پہلی جنگ عظیم تھی جس میں عملاً ساری دنیا لڑائی میں شامل تھی۔ انسانوں کی تاریخ میں جنگیں تو بہت ہوئیں مگر ایسی جنگ جس میں ساری دنیا دو دھڑوں میں تقسیم ہو کر برسرپیکار ہو جائے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔

اس جنگ کا آغاز ۲۸ جون ۱۹۱۴ء کو اس وقت ہوا جب کہ آسٹریا کے شہزادے آرچ ڈیوک فرانسس فرڈی ننڈ کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں دیکھتے ہی دیکھتے جنگ کے مہیب شعلے بھڑک اٹھے جس میں ایک طرف جرمنی اور ترکی وغیرہ اور دوسری طرف برطانیہ فرانس وغیرہ تھے۔ شدید خونریزی اور لاکھوں جانوں کے اتلاف کے بعد یہ جنگ ۱۹۱۸ء میں ختم ہوئی مگر اس حالت میں کہ جیتنے والا بھی تباہ حال اور ہارنے والا بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کی تفاصیل براہین احمدیہ حصہ پنجم میں ایک نظم کی صورت میں درج فرمائی تھیں۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:۔

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و مرغزار
آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ ہوگا یہ کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار

اس شعر کے حاشیہ میں حضورؑ نے لکھا:۔

"خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت ہوگا بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہیئے جس کی طرف سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا اشارہ کرتی ہے۔ لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نمونہ دکھلاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔ ہاں اگر ایسا مافوق العادت نشان ظاہر نہ ہو اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں میں کاذب ٹھہروں گا۔"

اس کے بعد فرمایا:۔

اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رودبار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بے خود راہوار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار
وحیٔ حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار

اس "زلزلہ عظیم" کے بارے میں حضورؑ نے اپنی نوٹ بک میں ایک اور نظم بھی درج فرمائی تھی جس کے چند اشعار یہ ہیں:۔

وحیٔ حق کے ظاہری لفظوں میں ہے وہ زلزلہ
لیک ممکن ہے کہ ہو کچھ اور ہی قسموں کی مار
کچھ ہی ہو پر وہ نہیں رکھتا زمانے میں نظیر
فوق عادت ہے کہ سمجھا جائے گا روز شمار
وہ تباہی آئے گی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں ان کا شمار

پیشگوئی کی علامات کا پورا ہونا

اس پیشگوئی کی مختلف تفاصیل بڑی شان سے پوری ہوئیں ان کا مختصراً بیان درج ذیل ہے:۔

اس پیشگوئی میں یہ بتایا گیا تھا کہ اس کی ابتداء اس طرح ہوگی کہ کوئی مصیبت نازل ہوگی اور تمام دنیا پر زلزلہ آئے گا۔ چنانچہ اس کی ابتداء آسٹریا کے شہزادے کے قتل سے ہوئی پھر اس میں ساری دنیا ملوث ہو گئی۔

اس پیشگوئی کا اہم پہلو یہ تھا کہ اس میں بتایا گیا تھا کہ اس آفت عظیم کا اثر ساری دنیا پر ہوگا۔ چنانچہ پیشگوئی کا یہ حصہ بڑی شان سے پورا ہوا کیونکہ دنیا کی ہزاروں سال کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ تھا کہ کسی جنگ میں ساری دنیا شریک ہو جائے۔

ایک علامت یہ بتائی گئی تھی کہ پہاڑ اور شہر اڑائیں جائیں گے اور کھیت برباد ہوں گے۔ چنانچہ قیامت آفریں گولہ باری سے ہنستے بستے شہر چند گھنٹوں میں مٹی کا ڈھیر بن گئے۔ بارودی سرنگوں سے پہاڑ اڑائے گئے اور فوجوں کی پیش قدمی سے ہزاروں مربع میل کے کھیت تباہ ہو گئے۔

ایک نشان یہ تھا کہ زمین الٹ پلٹ ہو جائے گی چنانچہ فرانس سرویا اور روس کے متعدد علاقوں میں گولہ باری کی کثرت کی وجہ سے اتنے گڑھے پڑے کہ نیچے سے پانی نکل آیا اور فضائی حملوں سے بچنے اور میدانِ جنگ میں خندقیں کھودنے کی وجہ سے ملکوں کے تمام حصے کھد گئے۔

ایک علامت یہ بتائی گئی تھی کہ ندیوں کے پانی سرخ ہو جائیں گے۔ چنانچہ یہ بات تاریخ میں محفوظ ہے کہ بعض بعض جگہوں پر ایسی خونریزی ہوئی کہ ندیوں کا پانی فی الواقعہ میلوں تک سرخ ہو جاتا تھا

پیشگوئی میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ مسافروں پر وہ ساعت سخت ہوگی چنانچہ اچانک جنگ چھڑنے کی وجہ سے ہزاروں لوگ جو اپنے ملک سے دور گھر کر رہ گئے اور ہزاروں میل کا چکر لگا کر مدتوں کے بعد وطن پہنچے۔ اکثر انگریز سپاہی فرانس میں مسافر ہونے کی صورت میں راستہ بھول جاتے تھے۔ چنانچہ ان کے گلے میں فرانسیسی زبان میں ان کی رجمنٹوں وغیرہ کے نام لٹکا کر رکھنے کا طریق شروع کیا گیا۔

"جو شخص اس تاریخی سلسلہ سے بے خبر ہوگا وہ کیونکر ایسی پیشگوئیاں جن کا خدا کی طرف سے ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ اپنی کتاب میں بیان کر سکے گا"
(حضرت مسیح موعودؑ)

پیشگوئی میں ایک نشان یہ بھی بتایا گیا کہ یورپ جو کچھ عمارات تیار کر رہا ہے، وہ مٹا دی جائیں گی۔ چنانچہ نہ صرف ظاہری طور پر ایسا ہوا بلکہ یورپی تمدن اور تہذیب کی رفیع الشان عمارت بھی ملیامیٹ ہو گئی۔

اس جنگ کی ایک یہ علامت بتائی گئی تھی کہ مختلف ملک اپنے تمام بیڑے تیار رکھیں گے۔ چنانچہ اس دوران میں جنگ میں براہ راست ملوث ملکوں کے علاوہ دیگر ممالک کو بھی اپنے بیڑے ہر وقت تیار رکھنے پڑتے تھے۔

اس جنگ کی ایک صورت بحری تیاریوں کے بارے میں تھی۔ چنانچہ جس قدر بحری جہاز اس جنگ میں استعمال ہوئے اس کی پہلے کہیں نظیر نہیں ملتی۔

اس آفت کی ایک نشانی اس کا اچانک آنا تھا۔ چنانچہ یورپی شہزادے کے اچانک قتل کے نتیجے میں یورپ کے اسلحہ کے گودام کو گویا اچانک آگ دکھا دی گئی۔

ایک علامت یہ تھی کہ جس طرح خدا کا ذکر مٹ گیا ہے۔ اسی طرح گھر برباد کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس وقت دنیا بھر میں سب سے زیادہ عیاشی کا شکار فرانس کا مشرقی علاقہ تھا۔ تمام یورپ کو وہاں سے شراب فراہم ہوتی تھی اور عیش و عشرت کے متوالے دور دور سے وہاں آکر جمع ہوتے تھے۔ چنانچہ جنگ میں اسی علاقے کو سب سے زیادہ تباہی و بربادی کا سامنا کرنا پڑا اور جس طرح وہاں سے خدا کا ذکر مٹ گیا تھا اسی طرح اس علاقے کے در و دیوار صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔

(مرتب: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

قائدین مجالس فوری توجہ فرمائیں

مرکزی سالانہ امتحانات کے پرچے جن مجالس نے ابھی تک مرکز میں نہیں بھجوائے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ فوری طور پر حل شدہ پرچے واپس بھجوائیں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان امداد طلبہ ماہ مئی ۱۹۷۹ء

شعبہ امداد طلبہ مستحق نادار طلبہ کی تعلیمی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں مشروط بآمد شعبہ کے طور پر ہے اس لئے اس کے اخراجات عطایا اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ جن دوستوں نے امداد طلبہ کے لئے ماہ مئی ۱۹۷۹ء میں دس روپے یا اس سے زیادہ رقم کے عطایا دیئے ہیں، ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزا بخشے۔ آمین۔

جن احباب کرام نے اس کارِ خیر میں حصہ نہیں لیا، اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطایا اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد "امداد طلبہ" بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلبہ)

- حضرت سیدہ امِ متین صاحبہ مدظلہا
- حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
- محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
- محترم حضرت مولوی محمد الدین صاحب
- " ڈاکٹر ایم - اے ظفر صاحب
- " ماسٹر عطا محمد صاحب - ربوہ
- " ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی
- محترمہ ثریا بیگم صاحبہ حیدر آباد سندھ از طرف ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کاٹھی مرحوم
- محترمہ امینہ عنایت صاحبہ کراچی
- محترم مرزا محمد عثمان صاحب
- " ڈاکٹر عبد الغفور صاحب کڑک لاہور از طرف لیفٹیننٹ عبد المحسن صاحب کڑک شہید
- مرزا خورشید احمد - ربوہ
- محترم الحاج محمد شفیع ہاشمی صاحب
- محترمہ مجیدہ بیگم شاہ نواز صاحبہ کراچی
- ماڈرن موٹرز کراچی
- محترم ملک عبد الرب صاحب ربوہ
- " پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ربوہ
- " امیر جماعت ہائے احمدیہ سرگودھا بذریعہ مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب ربوہ
- محترمہ آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ بذریعہ محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ - ربوہ
- محترم رانا حمید اللہ صاحب خوشاب
- " ماسٹر محمد رمضان صاحب ہاں امیر علی درک سرگودھا
- محترم پریذیڈنٹ صاحب TDA سرگودھا
- " شیخ رشید احمد صاحب جوہر آباد
- " میجر محمد یونس صاحب راولپنڈی
- محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ - ربوہ
- " طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد
- محترم چوہدری ملشر احمد صاحب کراچی
- محترمہ امۃ النصیر لطیف صاحبہ ملتان۔
- محترمہ مسز بشریٰ محمود صاحبہ ملتان
- " منصورہ بیگم صاحبہ
- " ڈاکٹر زکیہ شمیم صاحبہ کراچی
- محترم ناصر جاوید خان صاحب کراچی
- محترمہ بیگم صاحبہ ملک صفدر علی خان صاحب کراچی
- محترم نعیم احمد خان صاحب کراچی
- " سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب کراچی
- " محمد انور شیخ صاحب اسلام آباد
- " خواجہ عبد المومن صاحب ربوہ
- " حمید احمد صاحب خالد - ربوہ
- محترمہ وسیمہ شفیق صاحبہ ملتان
- محترم میاں مبارک احمد صاحب لاہور
- " محمد یامین صاحب ندیم
- " محمد اسمٰعیل احمد صاحب اسلام آباد
- " چوہدری ظفر اللہ خان صاحب فیصل آباد
- " کرنل جی - ایم اقبال صاحب لاہور
- " چوہدری محمد اکمل صاحب چک ۱۶۶ مراد بہاول نگر
- " عبد الرحمٰن صاحب چک 96/19-B ساہیوال
- " سید شعیب احمد صاحب - ربوہ
- " شیخ بشیر احمد صاحب کوٹ مومن سرگودھا۔

جماعت ہائے احمدیہ کراچی، لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی، ساہیوال فیصل آباد، کھاریاں، کوئٹہ، اوکاڑہ کوہاٹ، مردان، جہلم، سکرنڈ (سندھ) اور ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد

الفضل خود خرید کر پڑھیئے!

(مینیجر الفضل ربوہ)

عشرہ وصولی وقف جدید

مجلس خدام الاحمدیہ دار الذکر فیصل آباد شعبہ اطفال کے تحت یکم مئی تا ۱۰ مئی عشرہ وصولی وقف جدید منایا گیا۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے احمدی بچوں کو بھی امام وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق دے رکھی ہے

اس عشرہ میں جو کہ ۱۰ مئی کو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا، مختلف وفود تشکیل دیئے گئے تھے۔ ہر وفد اپنے اپنے علاقہ میں گھر گھر جاکر وقفِ جدید کی اہمیت بیان کرتا اور اطفال و ناصرات سو فی صد چندہ جمع کرواتے۔ اس طرح خدا کے فضل سے زائد از وعدہ رقم وصول ہوئی۔ خاکہ درجِ ذیل ہے

کل اطفال و ناصرات - ۳۲۱

کل وعدہ - ۳۹۰۷

کل وصولی - ۴۰۲۴

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی دار الذکر فیصل آباد کے بچوں کو امامِ وقت کی ہر مبارک تحریک پر لبیک کہنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ناظم اطفال

مجلس دار الذکر فیصل آباد۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اے میرے رب میرے علم کو بڑھا (القرآن الحکیم) علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے (فرمان رسول اکرمؐ)

بیکار مت بیٹھیے کوئی ہنر سیکھیے
(بیرونی ممالک کی بہت زیادہ ڈیمانڈ کے پیش نظر پاکستان میں اپنی نوعیت کا واحد ادارہ)

تیاری بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے سلیبس کے مطابق کروائی جاتی ہے

نسیم سٹیل فکسر ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ اندرون موچی گیٹ لاہور

ریگولر اور سپیشل کلاسز میں داخلہ جاری ہے

ہمارا ادارہ جمعہ کے روز بھی کام کرتا ہے

• الیکٹریشن • موٹر وائینڈنگ معہ فارمولا ڈیزائن • ریفریجریشن و ایئر کنڈیشننگ • ریڈیو • الیکٹریکل سپروائزر • اور ویلڈنگ (گیس و الیکٹرک)

نئی کلاسز عبد الماجد چغتائی (سابقہ پرنسپل راولپنڈی) کی زیرِ نگرانی شروع کی گئی ہیں۔

نیز

• سٹیل فکسر • شٹرنگ کارپینٹر • پائپ فٹر • بلڈنگ پینٹر • اور کنسٹرکشن فورمین

کم فیس | ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی | کم مدت

نوٹ:- تمام میٹریل طلباء کو انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے فری دیا جاتا ہے اور عملی کام کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ عربی بول چال فری سکھائی جاتی ہے۔ (داخلہ جاری ہے۔ کلاسز صبح، دوپہر اور شام۔ پراسپیکٹس مفت حاصل کریں)

احمدی احباب کے لئے فیس میں ۱۵٪ رعایت

نسیم سٹیل فکسر اینڈ الیکٹرونگ ٹریننگ سنٹر اندرون موچی گیٹ لاہور فون 60 تا 40 55411

برانچ: 65/A کشمیر روڈ نزد جی ٹی ایس بس سٹینڈ صدر راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

چونکہ مامورینِ الٰہی شدید مخالفت اور انتہائی تمسخر و استہزاء کے باوجود غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب رہتے ہیں اور مخالفت اور تمسخر و استہزاء کرنے والوں کو ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے اِس لئے حسرت انہی پر ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اس حسرت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ماموروں کے لئے تو یہ سُنّت چلی آئی ہے کہ لوگ ان پر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں مگر حسرت ہنسی کرنے والوں پر ہی رہ جاتی ہے۔ چنانچہ (اللہ تعالیٰ نے) قرآن شریف میں فرمایا ہے یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ اِلَّا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۔"

(ارشاد ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۸۳، ۸۴)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اِس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو اِن وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۱۵۴

میں محمد شریف ولد فضل کریم صاحب قوم منہاس پیشہ ملازمت عمر ۶۴ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۴/۷۹ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۲ کنال زرعی اراضی واقع چک ۵۶۵ ضلع فیصل آباد۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اِس وقت مجھے مبلغ ۸۰-۷۹/-/۱۸۵ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن / ملازمت ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصّہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصّہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد محمد شریف

گواہ شد محمد یوسف ناصر ولد منشی خاں دارالصدر جنوبی ربوہ۔

گواہ شد سیّد منیر احمد ولد مبارک علی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۱۵۵

مَیں محمود احمد ولد چوہدری محمد اسحٰق صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن 165-A/T.D.A ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۲/۷۹ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسبِ ذیل ہے:۔

رقبہ نہری ۲۵ ایکڑ واقع چک 165-A/T.D.A (قابلِ تقسیم)

۳۱ ۱/۲ ایکڑ رقبہ نہری و بارانی مشترکہ۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اِس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد محمود احمد

حال ۱۴/۲۴ ایڈورڈ روڈ لاہور

گواہ شد محمد اسحاق صدر حلقہ پرانی انارکلی لاہور

وصیت نمبر ۱۶۹۱۳

گواہ شد فیض احمد ظفر ولد رحمت علی صاحب شاہ تاج شوگر ملز لمیٹڈ منڈی بہاؤالدین

مسل نمبر ۲۴۱۵۶

مَیں چوہدری عبدالعزیز ولد چوہدری عبدالرشید صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷ بیگم روڈ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۲/۷۹ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اِس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اِس وقت -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد عبدالعزیز

گواہ شد محمد اسحٰق صدر حلقہ پُرانی انارکلی لاہور۔

وصیت نمبر ۱۶۹۱۳

گواہ شد منصور مظفر ولد نواب احمد صاحب۔ ۱۴/۲۴ ایڈورڈ روڈ لاہور

مسل نمبر ۲۴۱۵۷

مَیں منصور ظفر ولد نواب احمد صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۲/۷۹ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسبِ ذیل ہے:۔

۱۔ ۳۷ ۱/۲ ایکڑ رقبہ (۱۲ ۱/۲ ایکڑ نہری اور ۲۵ ایکڑ بارانی)

۲۔ ایک مکان اور ایک پلاٹ واقع لاہور (قابلِ تقسیم)

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اِس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصّہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد منصور ظفر

۱۴/۲۴ ایڈورڈ روڈ۔ لاہور

گواہ شد محمد اسحٰق صدر حلقہ پرانی انارکلی لاہور۔

گواہ شد فیض احمد ظفر ولد رحمت علی صاحب شاہ تاج شوگر ملز لمیٹڈ منڈی بہاؤالدین

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

* سمن برگ * سمن زار و رحمان آباد

ہاؤسنگ سکیموں کی شاندار کامیابی کے بعد اٹلس انٹرنیشنل کی جانب سے

جدید دور کی عمدہ سہولیات سے آراستہ ایک اور

عظیم الشان رہائشی منصوبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایل ڈی اے سے منظور شدہ

الحمرا ٹاؤن

محلِ وقوع

یونیورسٹی نیو کیمپس سے صرف ۲½ میل کے فاصلے پر

پلاننگ

جدید ترین تیکنیک سے آراستہ و مغربی طرزِ رہائش کے معیار کے مطابق

بینک

مسلم کمرشل بنک۔ وحدت روڈ۔ لاہور

نقشہ ملحقہ آبادی

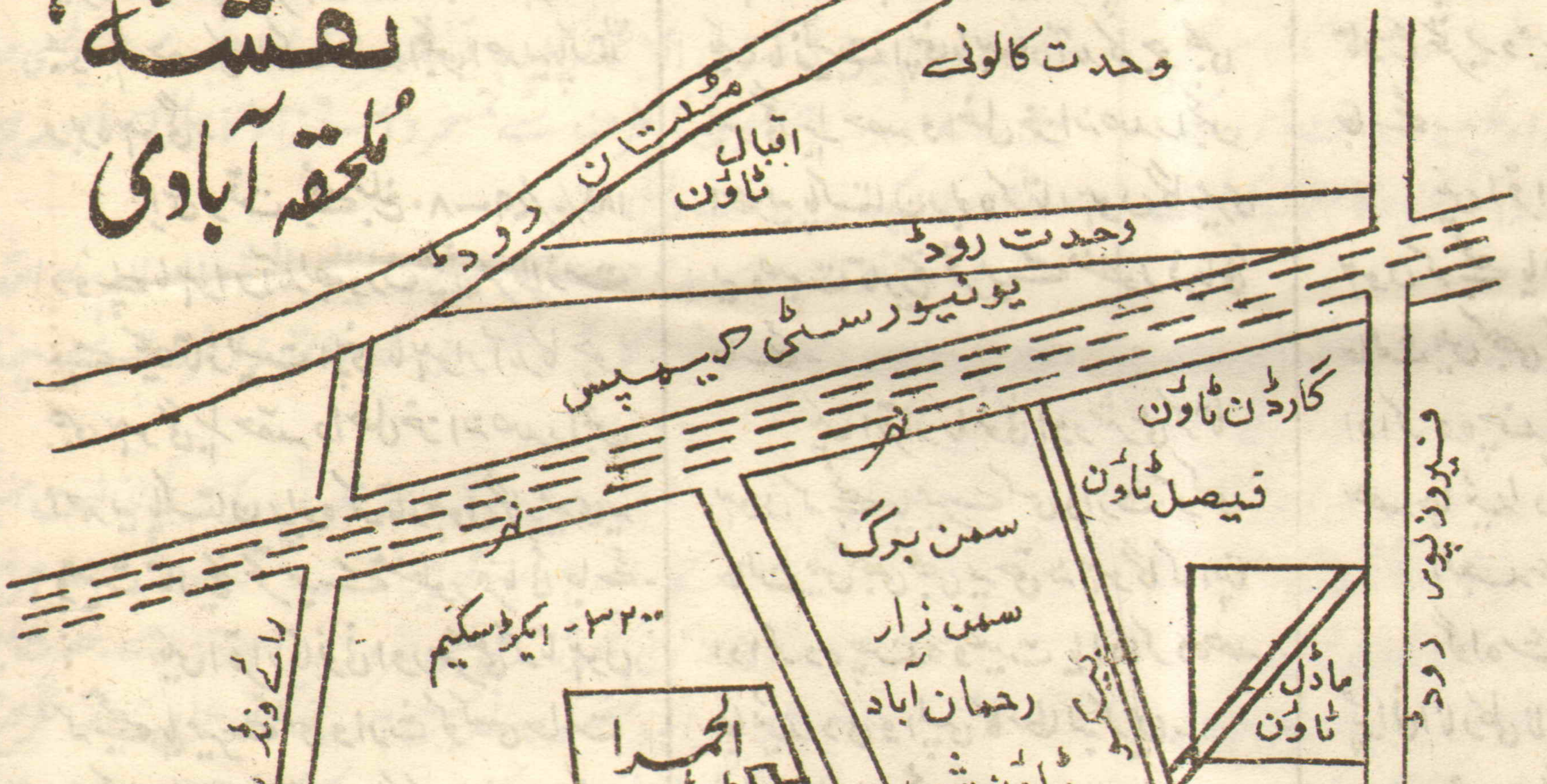

خصوصیات

- جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام
- تعلیمی و طبی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال
- سرسبز و شاداب علاقہ
- تفریح کے لئے پارک
- وسیع و عریض شاپنگ مرکز
- بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام
- مسجد ○ مہذب ماحول ○ کشادہ سڑکیں

بیرونِ ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ

پراسپکٹس دفتر سے مفت حاصل کیجئے۔ دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا۔

اوقاتِ رابطہ: صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر۔ ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات۔ فون نمبر ۸۵۳۱۰۲

اٹلس انٹرنیشنل

فیض روڈ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور

ڈیولپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے